رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۵ اگست سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۳

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۹ پائی	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر "	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر "	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر-گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۲ر	ینابع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال و جواب	۶ پائی	الکفارہ	ر	سمپرداۓ	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف	۹ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
" سوال و جواب رومن اُردو	۹ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
" سوال و جواب گورمکھی	۹ پائی	اثمار شیریں	۲ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد و غزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد و غزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ وائے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادی کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر رو ۹ر ۰ر +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد۔ کوہٹی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبدالاحد ازفاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ننگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن ؟ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شانتی قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۱ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

انجیل سنگھہ نمبردار ۱۔ ۲۔ امبادی ٹوکری ۔ ۳۔ سدیپک جیوں۔ ۴۔ پھر کی ۵۔ میں رہا پھر واہاں ۶۔ ایک کتی دی کتھا ۔ ۷۔ ذات ورن ۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۵ر — شعاع نور حصہ اول و دوم ۸ر

رابنسن کروسو ۸ر — طیطس رفیق صلیب ۱۲ر

طلائی شمعدان ۴ر — تحقیق الاسلام حصہ اول ۴ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۲ر — مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۸ر

روح سے معمور زندگی — القاب مسیح ۴ر

طریق دعا — بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴ر +

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ زبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۔ ۴ر +

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

برطانیہ عظمےٰ کی تجارت - ماہ جولائی میں برآمدگی مال میں ۱۷۷۸۴۸۰ پونڈ کا اور درآمدگی مال میں ۴۸۷۲۵۳ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ مدّوں میں بڑا اضافہ کپاسی اشیا کا تھا یعنی ۳۸۰۴۱۶ پونڈ کا اون کا ۱¼ ملین پونڈ اور نئے جہازوں کے ۱¾ ملین پونڈ - اور سلی میں کھانے پینے کی چیزوں اور تمباکو پر ۳¼ ملین پونڈ اور لکڑی پر ۱¼ ملین پونڈ اضافہ تھا۔

دنیا کے گرد کا سفر - مشہور و معروف جرنلسٹ مسٹر میرس جس نے دنیا کے گرد سفر کرنا شروع کیا تھا وہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوگیا - اس کا سفر ۳۲ دن ۲۱ گھنٹے اور ۳۵ منٹ کا تھا۔

ڈہاکہ میوزیم کا افتتاح - ڈہاکہ میوزیم کا افتتاح ۸ اگست بروز جمعہ کی شام کو سکاٹیریل ہال میں منعقد ہوا - لارڈ اور لیڈی کارمیکل مسٹر ولیم ڈیوک - اور کونسل کے دیگر ممبران اس تقریب پر حاضر تھے - پریذیڈنٹ آنریبل بٹین بل صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے بعد افتتاح کا عمل کیا - مسٹر سپلیمن انسپکٹر صاحب مدارس اور ڈہاکہ مدرسوں کے مسٹر تصدق حسین صاحب نے ملاحوں کے متعلق عربی نمازی حسب کیا کہیں جنہوں نے سب سے پہلے سلہٹ پر حملہ کیا تھا مختصر تقریر میں کہیں ۱۵۱۲ء کے ایک کتبہ کی دریافت کا اعلان کیا گیا تھا جس میں لکھا تھا کہ سکندر خاں غازی نے سب سے پہلے ۱۳۰۳ء میں سلہٹ کو فتح کیا تھا - اُس کے بعد ہز اکسیلنسی نے مذکورہ بالا مقررین کی تقاریر کا شکر ادا کیا - ان عطیات کے درمیان جو اُس وقت دیئے گئے پال ساجاؤں کے وقت کی بنی ہوئی بدھ مت والوں کی بعض آثار قدیمہ اور بدھ کا بُت جو پتھر سے بنا ہوا تھا - اور کئی ایک قدیم زمانہ کے سکے تھے۔

کراچی کا واٹر ورکس - کراچی میونسپلٹی کی منتظم کمیٹی نے - چار روپیہ فی صدی سود پر ۶۳۵۰۰۰ روپیہ قرضہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے - تاکہ وہاں کی واٹر ورکس سکیم میں توسیع کی جاوے - یہ قرضہ چالیس سال کے عرصہ میں ادا کر دیا جائے گا۔

طوفان سے ریلوے کی شکستگی - بنگال ناگپور لائن پیرولیا رانچی لائن پر گرجوئی پیرہ اور جھلدا کے درمیان ۲۳۵ پل اس وجہ سے شکست ہوگئی ہے کہ وہاں سخت طوفان اور سیلاب آیا تھا۔

نئی دہلی کا ریلوے سٹیشن - فی الحال یہ تجویز کی گئی ہے کہ ابھی صرف چھوٹا سا سٹیشن بنے - مگر دوسری سڑک کا اور چند ایک عمارتیں تیار ہوں مگر زمین اس قدر خریدی جائے کہ حسب ضرورت توسیع ریلوے میں کسی قسم کی وقت واقعہ نہ ہو۔

کوئٹہ میں بھونچال - ۸ اگست کی صبح کے دس بجے کوئٹہ میں زلزلہ کا ایک جھونکا محسوس ہوا - ۷ اگست کے زلزلہ کی بہ نسبت اُس کا جھونکا تیز تھا - موسم کسی قدر صاف ہے۔

ایک عظیم الشان عطیہ - ہز ہائینس ہز مہاراجہ آف سندھیہ نے دریادلی اور نیک نیتی سے یونانی میڈیکل کالج کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ کا ایک عطیہ دیا ہے۔

سخت آتشزدگی - برہما میں مینگسیانگ سے تین میل اور پرسینی ٹوتن نامی ایک گاؤں تھا جس میں قریباً ۳۰۰ گھر کی آبادی تھی آگ لگ گئی اور سارا گاؤں تباہ ہوگیا - ایک ہزار آدمی اب بے خانماں ہیں۔

فصل کی صورت - ہفتہ مختتمہ ۲ اگست فصل کی رپورٹ بہت اچھی ہے - کھڑی فصل کی بہت اُمید ہے مگر آسام میں گرمی کی کثرت ہے اور بارش کی قلت ہے مشرقی بنگال میں کھڑی فصل بہت عمدہ ہے - مگر مغربی بنگال میں حالت بہت اچھی نہیں ہے - اجمیر میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔

رانی گنج واقعہ کلکتہ کا اسسٹنٹ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے بنگلے سے ایک بندوق اور چند سرکاری توس اور ۲۳۰۴ روپیہ اسی قلم کو چوری چلے گئے جبکہ اسسٹنٹ صاحب موصوف ہز اکسیلنسی ہز گورنر کے دربار اور ضیافت پر گئے ہوئے تھے۔

تار برقیات

۸ اگست بخارسٹ - صلح کی کانفرنس نے نو دن کی التوائے جنگ منظور کر لی ہے - اور ڈیلیگیٹوں کو مقرر کر دیا ہے - جو کہ ایک خاص عہدنامہ تیار کریں اور اُمید ہے کہ ۹ تاریخ کو اس پر دستخط ہو جائینگے - یونانی اور بلغاری ڈیلیگیٹ سرحد کے بارے میں متفق الرائے ہو گئے ہیں -

۸ اگست صوفیہ - بلغاریہ نے اپنے ایک نوٹ میں جو اُس نے دول یورپ کو بھیجا ہے - اُن کو یہ اطلاع دیتا ہے - کہ باوجود ترکی حملہ کے خطرہ کے جو نہیں کہ عہدنامہ پر دستخط ہو جائینگے فوراً ہی جنگ کی تیاریاں موقوف ہو جائینگی - بلغاریہ کہتا ہے کہ میں اسباب کا یقین رکھتا ہوں کہ طاقتیں ترکیوں سے عہدنامہ لندن کی ضرور توقیر کروائینگی -

۸ اگست لندن - آسٹریا کے اخبارات میں بہت سے ایسے ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں اصرار کیا گیا ہے کہ بخارسٹ کے عہدنامہ کی نظرثانی لازمی ہے -

اسی قسم کی ایک تحریر جو کل یورپ کو روانہ کی گئی ہے - بڑے زوردار الفاظ میں ترکیوں کو یاد دلایا گیا ہے - کہ عہدنامہ لندن کی واجبی توقیر اُن پر لازمی ہے - اور ساتھ ہی اُس کے یہ بھی کہا ہے کہ سرحد کے مقرر کرنے پر بھی طاقتیں اُن شرائط پر غور کریں گی جو یورپ نے سرحد کے بارے میں پیش کرینگا جبکہ آسٹریا کا ایک نیم سرکاری اخبار عہدنامہ بخارسٹ کی نظرثانی کو لازمی تصور کرتا ہے اور ساتھ ہی اسباب کا اشارہ بھی دیتا ہے کہ اگر ضرورت ہو گئی تو آسٹریا اس پر خود غور کریگا - مگر دیگر یوروپین دارالخلافوں کے اخبارات اس کی نظرثانی کی بابت یا تو بہت ہی سرد مہری ظاہر کرتے ہیں - یا براہ راست صاف صاف اُس پر لعنت بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر نظرثانی ہوئی تو بہت سی نئی مشکلات طاری ہو جائیں گی -

۸ اگست الہ آباد - پائنیر کا ایک تار مظہر ہے کہ اُس بیان کے مطابق جو بلقانی فیصلہ کی بابت ٹائمیز نے بتایا ہے نئی سرحد جو پُرانی ترکی بلغاری سرحد کے جنوب سے ہو کے جاتی ہے اس کے مطابق کوچانا اور رُنیہ دوچ سرویوں کے لئے سٹرم نہر بلغاریہ کے لئے رہ جاتی ہے - اور مشرق کی جانب ہو کر جھیل دوئیراں سے شمال طرف جاتی ہوئی یونانیوں کے لئے سالونیکا کو چھوڑتی ہے - اور اس ریلوے کے ساتھ ساتھ جاتی ہے - اور اُس جگہ تک پہونچتی ہے جہاں وہ دریائے میتسا سے جا ملتی ہے - اور تب دریا کے ساتھ ساحل تک چلی جاتی ہے - سرو جھیل دوئیراں کے نہ تو جنوب کی طرف اور نہ مشرق کی جانب آتا ہے -

چینی خانہ جنگی - ہانگ کانگ ۸ اگست - بیچیسویں پنجابیوں کی پلٹن میں سے دو سو جوان میجر رابنسن اور کپتان والکر کے ماتحت شامیں کو چلے گئے ہیں -

کارٹوف سے ۸ اگست کی خبر ہے کہ شرقی پہاڑ پر جو جنگ ہوئی ہے - اس میں پانچسو آدمی زخمی اور قتل ہوئے -

حقوق طلب عورتوں کا وفد - حقوق طلب عورتوں کا ایک وفد ۸ اگست کو مسٹر ایسکوتھ کی خدمت میں پہونچا جسکو اُنہوں نے قبول کر لیا - اور اُنہوں نے یہ بتایا ہے کہ گورنمنٹ نے عورتوں کے ساتھ زیادہ امانتداری سے کام لیا ہے - سارا سوال اب لوگوں کے روبرو ہے - جو بالضرور اس کا فیصلہ کرینگے - تب اگر اُن کا فتوے مناسب ہوگا تو دنیا کی کوئی پولیٹیکل اتحاد اُن کی کامیابی کو روک نہیں سکتی - اور اُن کے سخت ترین مخالف ہی سب سے اوّل ہونگے - جو اس فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرینگے -

ریلوے تصادم - ویسٹرن ریلوے لائن پر مقام یودل پر جو گاڑیاں ٹکر گئیں تھیں اُن سے دو آدمی مارے گئے اور چھ زخمی ہو گئے -

---

کلیسیائی خبریں

مکتی فوج کے افسر - برطانوی علاقہ نے آئندہ پانچ سال میں ۴۰۰ سالویشن آرمی کے افسر باہر بھیجنے کا عہد کر لیا ہے -

جنرل بوتھ صاحب - مکتی فوج کے جنرل براموِل بوتھ صاحب ماہ نومبر میں امریکہ جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں - اور ٹورانٹو - شیکاگو اور نیویارک کی سیر بھی کرینگے -

مکتی فوج کے افسر - مکتی فوج کے اُن سترہ افسروں نے جو ہندوستان میں آ رہے جنرل ولیم بوتھ کی قبر پر اپنے آپ کو مخصوص کیا ہے -

ایک رویا - جب ہیوئیل ریتھ فورڈ اپنی ضمیر کی خاطر جیلخانہ میں ڈالا گیا تھا تو اُس نے ایک رات ایک رویا دیکھی اور جسکو اُس نے اپنے روزنامچہ میں درج بھی کیا وہ یہ تھی "آج رات مسیح میری کوٹھڑی میں آیا - اور ہر ایک پتھر اس وقت لعل کی طرح چمک رہا تھا -"

دنیا بھر کی وائی - ایم - سی - اے - حال ہی میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا میں ۷۸۴ وائی - ایم - سی - ایسوسی ایشن ہیں جن میں ۴۰۰۵ ایسے افسر کام کر رہے ہیں - جو اپنا سارا وقت ایسوسی ایشنوں کے کام میں صرف کرتے ہیں - اور شمار ممبران کا ۰۰۰،۱۰۰،۵ ہے گزشتہ سال میں وائی ایم سی - اے کے متعلق دو سو عمارتیں تعمیر ہوئیں اور اب کل عمارتوں کا شمار ۱۵۰۰ ہے -

مکتی فوج کی جنگ - مکتی فوج کے کمشنر ایونجلین بوتھ نے صوبجات متحدہ امریکہ میں جو بیہودہ میل سیلیج کیمپین کی ہے - اس میں ۱۳۴۳ مکتی فوج کے سپاہی اور افسر ۱۵۹ مرتبہ کے لئے اُمیدوار ابھرتی ہوئے ہیں - اور اُن کا کام عموماً بڑھتا جاتا ہے -

ایڈیٹوریل نوٹس

بائیبل اور سائنس

اس عنوان کا ایک مضمون ہمارے خاص نامہ نگار صاحب مسٹر جے - آر رائے صاحب از لاہور کی جانب سے آج کے پہلو مراسلات میں درج ہے جو ہم مسیحیوں کے اور مسیحی مناروں کے لئے عمومًا اور نخالفان مسیحی مذہب کے لئے خصوصًا قابل غور ہے - اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ گرچہ بائیبل سائنس کی یا منطق کی کتاب نہیں ہے تو بھی جس قدر بیانات بائیبل میں حسب موقعہ سائنٹیفک آگئے ہیں وہ موجودہ سائنسدانوں کی تحقیقات سے ایسے اعلےٰ اور شاندار طریقہ میں تصدیق پاتے ہیں کہ اُن کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا - اُس تاریک زمانہ میں جبکہ بائیبل قلمبند ہوئی کوئی ایسا سائنس موجود نہ تھا جیسا کہ آجکل یورپ اور امریکہ میں موجود اور موجزن ہے - اور نہ ہی بائیبل نویس کوئی سائنسدان تھے - تو بھی جو کچھ اُنہوں نے سائنس کے متعلق حسب موقعہ لکھا وہ نہایت ہی عمدگی سے آج یورپین محققین کی تحقیقات کی سان پر لگائے جاکر ایسے مجلیٰ اور روشن ہو گئے ہیں کہ اُن میں بائیبل کے اصل مصنف یعنی خدا کا چہرہ بالکل صاف نظر آتا ہے - ہم اس اور گذشتہ مضمون کے بارے میں اپنے لائق نامہ نگار کے دل سے مشکور اور مداح ہیں - جو باوجود بزنس کے لازم ہونے کے بڑی جانفشانی اور دلی اُنس اور پختہ ایمان اور اُمید اور محبت سے آسمانی خدا وند ہمارا یسوع المسیح کی خدمت میں روحوں کی مخلصی کے لئے اپنا قیمتی وقت دے کر خدمت کرتے ہیں -

آخر میں اُن سے خصوصًا اور ناظرین سے عمومًا التجا ہے کہ چونکہ مضمون بہت طویل ہے - اور اگر ہم نور افشاں کے سارے کالم بھی اس مضمون کی نذر کر دیتے تو بھی پورا نہ نکل سکتا اسلئے ہم مجبور ہیں اور مناسب بھی یہی سمجھا گیا کہ اس کو دو مضمونوں میں شائع کر دیں - باقی آئندہ کا جھگڑا تو ہم رکھنا نہیں چاہتے - تمکیا کریں مضمون بڑا دلچسپ اور مفید ہے اور ساتھ ہی جگہ کی قلت - اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اور ہمارے معظم نامہ نگار صاحب اس کے لئے ہم کو معذور فرماوینگے -

دیانندیوں کی فراری

گذشتہ ماہ کی ۱۹ - ۲۰ کو بنارس کے دیانندی بھائیوں نے اپنا جلسہ کیا - اسی تقریب میں مسٹر دھرمپال بھی بنارس پہونچ گئے - بنارس کے ٹاؤن ہال میں ۲۶ اور ۲۷ جولائی کو مسٹر دھرمپال کے تین لکچر ہوئے - لکچروں میں حاضرین کی اس قدر بھیڑ ہوئی تھی کہ ٹاؤن ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی - اور سینکڑوں اصحاب جگہ نہ ملنے کے باعث واپس جاتے تھے - ان لکچروں میں مسٹر دھرمپال نے دیانندی بھائیوں کو بحث کے لئے کھلا چیلنج دیا - بلکہ اُن کے سماج مندر کے دروازوں پر چیلنج چسپاں کیا گیا - اور اُن کو زبانی اور بذریعہ خط کے بھی بحث کے لئے مدعو کیا گیا - مگر دیانندیوں پر کچھ ایسا رعب چھا گیا تھا کہ باوجود چیلنج پر چیلنج دینے کے اُن کو مسٹر دھرمپال کے مقابلہ میں آنیکی جرأت نہ ہوئی - مسٹر موصوف نے پہلا لکچر اس بات پر دیا کہ سوامی دیانند کوئی مذہبی ریفارمر نہیں تھا بلکہ وہ ایک پولٹیکل سنیاسی تھا جیسا کہ ستیارتھ پرکاش اور اُن کی دیگر تحریروں سے ثابت ہوتا ہے - اور کہ وہ ایک دیانتدار شخص نہیں تھا - بلکہ وہ کہتا کچھ تھا اور کرتا کچھ تھا - مسٹر دھرمپال نے دوسرا لکچر ویدوں کی تعلیم پر دیا اور ثابت کیا کہ ویدوں کو خدا کا کلام ماننا دیانندی بھائیوں کی باطل پرستی کی علامت ہے - تیسرا لکچر شدھی اور نیوگ پر ہوا جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ شدھی ایک پولیٹکل تحریک ہے - اور نیوگ ایک فحش مسئلہ ہے - لکچر نہایت ہی کامیابی سے ہوئے - ہر ایک لکچر میں دیانندیوں کو بحث کے لئے چیلنج دیا جاتا تھا - مگر کسی دیانندی کو بحث کا حوصلہ نہ تھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیانندی بھائیوں کی پوزیشن کیسی کمزور اور باطل ہے -

شراب نوشی کی کثرت

یہ عبارت قابل دیکھا گیا ہے کہ جب سے ٹمپرنس سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں خواہ زبان اور قلم سے شراب نوشی کو جسقدر زیادہ روکنے کی کوشش کیگئی ہے - اسی قدر یہ مسئلہ سال بسال زیادہ اہم اور پیچیدہ ہوتا چلا آیا ہے - یہ حقیقت انگلو انڈین ٹمپرنس سوسائٹیوں اور دیگر انڈین ٹمپرنس سوسائٹیوں کی آئے دن کے ریزولیوشن سے ثابت ہوتا چلا جاتا ہے - کہ شراب نوشی دن بدن ترقی پر ہے - سرکار کی آمدنی جو اس سے وصول ہوتی ہے وہ سال بسال بڑھتی جاتی ہے - یہ بات اس رپورٹ سے ثابت ہے جو ۱۹۰۱-۰۲ء سے لیکر ۱۹۱۱-۱۲ء تک کی آمدنی کے بارے میں پارلیمنٹ کے روبرو پیش کی گئی تھی اور وہ یہ ہے -

۱۹۰۱-۰۲ء	۴۰۱۵۴۳۳ پونڈ
۱۹۰۲-۰۳ء	۴۳۷۳۸۳۳ پونڈ
۱۹۰۳-۰۴ء	۴۹۲۲۱۷۵ پونڈ
۱۹۰۴-۰۵ء	۵۲۹۵۸۶۳ پونڈ
۱۹۰۵-۰۶ء	۵۶۲۱۰۵۹ پونڈ
۱۹۰۶-۰۷ء	۵۸۳۵۴۶۲ پونڈ
۱۹۰۷-۰۸ء	۶۱۶۳۱۱ پونڈ
۱۹۰۸-۰۹ء	۶۳۱۳۷۷۹ پونڈ
۱۹۰۹-۱۰ء	۶۴۶۲۲۲۶ پونڈ
۱۹۱۰-۱۱ء	۶۹۵۷۳۷۹ پونڈ
۱۹۱۱-۱۲ء	۷۵۳۰۸۸۰ پونڈ

ان گیارہ سالوں کے اندر ہر قسم کے محصولات سے جو رقم حاصل ہوئی ہے وہ ۱۹۵۴۰۰۰۰ پونڈ سے ۴۴۳۵۰۰۰۰ پونڈ تک پہونچ گئی ہے - یعنی ۱۲۵ فی صدی ترقی ہوئی ہے - جبکہ اسی عرصہ میں شراب کی آمد میں جو ترقی ہوئی وہ ۸۷½ فیصدی ہے - ایک اور حساب سے آبکاری کا محصول ۱۹۰۱-۰۲ء میں کل محصولات کا قریبًا ⅕ تھا مگر گذشتہ سال یہ قریبًا ⅓ تک پہونچ گیا ہے - ۱۹۱۲ء سے لیکر محصولات میں شراب کا محصول سب سے بڑا ہوتا رہا اور اب تک اسی صورت میں ہے -

آبکاری کی رپورٹ کے مطابق بڑے بڑے صوبوں میں دیسی شراب کا اندازہ جو خرچ ہوا وہ ١٩١٠-١١ء اور ١٩١١-١٢ء میں حسب ذیل تھا۔

	١٩١٠-١١ء	١٩١١-١٢ء	
آسام	٢١١٠٠٠	٢٣٨٠٠٠	شاہی گیلن
بہار اور اوڑیسہ	٩٣٤٠٠٠	١٠٧٩٠٠٠	شاہی گیلن
بنگال میں	٧٧٦٠٠٠	٧٩٦٠٠٠	"
بمبئی	٣٠٤٠٠٠	٢٩٣٣٠٠٠	"
صوبجات متوسط	١٠٣٩٠٠٠	١٠٦٦٠٠٠	"
پنجاب	٥٣٢٠٠٠	٦٢٧٠٠٠	"
صوبجات متحدہ	١٣٢٩٠٠٠	١٥٣٨٠٠٠	"

یہاں سے ظاہر ہے کہ ہر صوبہ میں شراب کی زیادتی ہی ہوتی گئی۔ کمی کسی صوبہ میں نہیں ہوئی۔ مگر اس زیادتی کا سبب کیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ شائد انسان کی طبیعت ہی کا تقاضہ ہے کہ جہاں زیادہ ممانعت ہے۔ وہاں گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یا شاید اس وجہ سے کہ لوگ پیشتر کی بہ نسبت زیادہ فارغ البال ہیں اور سلا بہ بھی پیشتر کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے۔ اور اس سبب سے کہ شراب عیش و عشرت کا ایک جزو اعظم سمجھی جاتی ہے بہرا خواہ سبب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حالت ملک کی بربادی کا ایک خاص باعث ہے۔ جس طرح چینی سرکار نے افیون کی کاشت اور استعمال کا بند کردی ہے۔ اسی طرح اگر ہماری خیرخواہ رعایا گورنمنٹ بھی شراب نکالنے اور اس کے استعمال کو کم تا بند کردے تو یہ عمل ہندوستان کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

کلکتہ کی موجودہ حیثیت

کلکتہ گزٹ کے ایک تازہ پرچہ میں بنگال بہار آڑیسہ اور آسام کی گزشتہ مردم شماری پہ ایک رزولیوشن پاس کئے جانے کی خبر شائع ہوئی ہے۔ کلکتہ کی بابت جو رزولیوشن پاس ہوا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے۔ کہ کلکتہ اور اس کے مضافات کی کل آبادی اس وقت ١٢٨٣٠٠٧ ہے جس سے وہ لندن کے بعد سلطنت برطانیہ میں دوئم درجہ کا شہر سمجھا جاتا ہے۔ اور دنیا کے بارہ سب سے بڑے شہروں کے درمیان شمار ہوتا ہے۔ کلکتہ کی اس بڑی آبادی میں ہندوستان کی نیز دیگر ممالک خارجہ کی مختلف نسلیں اور ذاتیں شامل ہیں گزشتہ مردم شماری میں تین سو ستانوے (٣٩٧) مختلف ذاتیں اور نسلیں اور قومیں کلکتہ میں شمار کی گئی ہیں اور کلکتہ کے باشندوں میں سے نصف سے زیادہ ایسے ہیں جو اپنی معاش صنعت اور حرفت ہی سے کماتے ہیں۔ اور دو لاکھ آدمی تجارت پر گذارہ کرتے ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے بنگال ہندوستان کا مغز سمجھا جاتا ہے۔ بنگال نصف پڑھے لکھے ہوؤں کی اصل تعداد ہی کے لحاظ سے بلکہ اس تناسب کے لحاظ سے بھی (٧،٧ فیصدی) جو ان میں کل آبادی کا ہے مدراس کے بعد ہے۔ (جس کا تناسب ٥،٠ فیصدی ہے) اور بمبئی تیسرے درجے پر ہے۔ جسکا تناسب ٩،٦ ہے۔

مسٹر دھرم پال بی۔ اے ایڈیٹر اندر کو دیانند کی تصنیفات

ہمارے ناظرین مسٹر موصوف کے نام نامی سے اُمید ہے کہ بخوبی واقف ہونگے۔ اور جو کچھ انہوں نے آریہ ہوکر آریہ سماج اور اُس کی تعلیمات اور روش کی بابت اپنی تحریر سے دقت بتغیر سے کیا ہے۔ اگر دیکھا نہیں سنا تو ضرور ہوگا ہم نے جس قدر کتابیں اُن کی تصنیف کردہ دیکھی اور بغور مطالعہ کی ہیں اُن سے ہم پر ثابت ہوگیا ہے۔ کہ جن باتوں کا آریہ سماج دعوے کرتی ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی حق نہیں۔ اور جس بات سے انکار کرتی ہے وہی درصل ہے یعنی آریہ سماج کا دعوے ہے۔ کہ وید خدا کا کلام ہے اور اُس کی تعلیمات انسان کی دینی اور دنیوی بہبودی اور ترقی کا خاص ذریعہ ہیں اور سوامی دیانند ایک ریفارمر اور نیک نیت اور مصلح کل ریفارمر تھا وغیرہ۔ ان امور کو ایڈیٹر صاحب موصوف نے کمال خوبی سے بطور غلط ثابت کردیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ اُن کی تعلیمات سے انسان نہ صرف مکتی ہی حاصل نہیں کرسکتا ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے لئے بھی وہ نہایت ہی مضر اور خطرناک ہیں۔ اخلاق کے صحیح معراج سے کہیں گری ہوئی ہیں اور انسان کو ایشور کے ساتھ نہ صرف ملاتی ہی نہیں۔ بلکہ اور زیادہ دور کرتی ہیں۔ وغیرہ ان اور ان کے متعلق دیگر امور کی نہایت وضاحت اور خوبی سے تردید کردی گئی ہے۔ دوسرا امر جس سے وہ انکاری ہیں یہ ہے کہ آریہ سماج دراصل ایک پولیٹکل جماعت ہے اور دھرم کی آڑ میں پولیٹکل شکار کھیلتے ہیں۔ اس کا بھی بخوبی ثبوت دیدیا ہے۔ کہ واقعی آریہ سماج ایک پولیٹکل جماعت ہے۔ اور دھرم کی آڑ میں پولیٹکل تحریک زوروں پر ہے۔ مسٹر دھرم پال نے ان ہر دو امور کو بڑی عمدگی اور متانت کے ساتھ نبھایا ہے۔ مدلل اور منصفانہ طور پر خود آریہ سماجیوں کے اپنے بیانات اور دیانند جی کے اپنے مقولات اور اُن کی روش سے عقلی اور نقلی طور پر جیسا کہ چاہئے تھا میدان تحقیقات میں نہایت باقاعدہ اور بہادرانہ اور صحیح کارروائی کی ہے۔ اس سے بڑھکر اُن کتابوں کی معقولیت اور مفید مطلب ہونا یوں ثابت ہے۔ کہ آریہ سماج کی جانب سے ان کتابوں کے خلاف کسی نے بھی قلم نہیں اُٹھایا۔ واقعی وہ کتابیں لاجواب ہیں گویا آریہ کے خلاف یہ کتابیں ہندوؤں عیسائیوں مسلمانوں اور سکھوں وغیرہ کے لئے عموماً اور اُن کے اپدیشکوں کے لئے خصوصاً نہایت مفید اور ضروری اور قابل قدر سامان ہیں۔ کم از کم ہر ایک منادو واعظ اور اپدیشک کو تو یہ کتابیں ضرور رکھنی چاہئیں۔ آریہ سماج اور اُس کی تعلیمات کی حقیقت سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ان کتابوں سے بڑھکر اور کوئی نہیں ہے۔ ان کتابوں میں ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ ریویو کرنا دشوار کام ہے اور اس مختصر میں اُن کی گنجائش نہیں۔ ہاں اگر ممکن ہوا تو وقتاً فوقتاً ان پر ریویو ہوتا رہیگا۔ جو کتابیں اب تک چھپ چکی ہیں وہ یہ ہیں۔ ودیا اور سوامی دیانند قیمت ۴ تناسخ چکر اور سوامی دیانند قیمت ۶ سوامی دیانند کے لیکچر دیہ بھاشیہ کا اُردو ترجمہ قیمت ۸ ۔ آریہ سماج اور سوامی دیانند قیمت ۸ نیوگ اور سوامی دیانند ۸ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک کتابیں ہیں جو قابل دید ہیں۔ نقد قیمت یا وی پی پی کے ذریعہ منگائیں اور فائدہ اُٹھائیں۔

یوروپین بدھ مت کے پیرو گیان دھیان میں

سیلون (لنکا) کے ساحل سے کچھ فاصلہ پر دودان دُوا نام ماہیگیروں کا ایک گاؤں ہے۔ اس سے تھوڑی ہی دور ایک بڑی شفاف اور خوبصورت جھیل واقع ہے جس کے وسط میں ایک چھوٹا سا سنسان اور خوشنما جزیرہ ہے اس جزیرہ کے ساحل پر گرداگرد ناریل آم اور نارنگی وغیرہ کے باغات اُگے ہیں۔ دکھاتے ہیں نظارہ نہایت ہی دلکش اور فضا نہایت ہی خاموش اور سہانی ہے۔ اسی جزیرہ میں کئی ایک یوروپین بدھسٹ پجاری گیان دھیان میں اپنا وقت بسر کرتے ہیں کسی دنیادار کا یہاں گزر نہیں ہے۔ دنیاوی تعلقات اور خانگی رشتوں اور ناطوں سے آزاد اس خوبصورت جزیرہ میں قریب نصف درجن کے یوروپین بدھ مت والے برہمچاری رہتے ہیں۔ یہ لوگ جرمن ہالنڈ اور امریکہ سے آتے ہیں مٹی کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں رشیوں اور تپسویوں کی زندگی بسر کرتے ہیں سنگھالی بدھ مت کے باشندے سادہ خوراک کھاتے ہیں اور وہ بھی دن میں صرف ایک مرتبہ۔ وہ اپنے ان بھائیوں کو ہر قسم کی ضروری امداد دیتے رہتے ہیں۔ اس یوروپین جرگہ میں حال ہی میں برلن کے پروفیسر ڈاکٹر فشر شامل ہوئے ہیں۔ اُن کا منشا ہے کہ یہاں رہ کر پالی زبان بخوبی سیکھ لے۔ اور اپنے تقرر کے بعد بدھ مت کا مشنری ہو کر اپنے آبائی ملک کو واپس جاوے۔ جرمن سے ایک اور راہب یہاں رہتا ہے۔ اس نے اب پالی زبان سے اپنی مادری زبان میں پٹکاؤں کے متن کا ایک بڑا حصہ ترجمہ کر لیا ہے۔ اور اب جرمنی میں اس کو طبع کروانے کا انتظام کر رہا ہے۔

نہایت مشہور ہیروں میں سے بعض کا وزن حسب ذیل ہے۔ کلننن ۳۰۲۵ قراط مغل اعظم ۷۸۷ قراط کوہ نور ۱۸۶ قراط اور ایک جو حال ہی میں جوہنسبرگ میں دریافت ہوا ہے۔ اس کا وزن ۷۵۴ قراط ہے۔

مُراسلات

بائیبل اور سائنس

از

(مسٹر جے۔ آر۔ رائے صاحب جرنلسٹ لاہور)

ضروری معذرت:- کچھ عرصہ ہوا ہم نے "ویدک دھرم اور سائنس" پر ریویو کرتے ہوئے سرسری نظر سے ان لچر اور لایعنی اعتراضوں کا ذکر کیا تھا جو مصنف رسالہ نے اپنی لاعلمی سے مسیحی مذہب کی بنا پر وارد کئے تھے۔ ہم نے اس کے دوران میں ثبوت بالواسطہ سے کام لیا تھا یعنی یہ کہ مسیحی تعلیمات اور سائنس میں تو کوئی تناقض نہیں ہے۔ البتہ ویدک دھرم کے مسلمات سائنس کے حقائق کے سامنے اسی طرح کافور ہو جاتے ہیں جیسے ہوا میں تیز پامشک کافور کھلا رہنے سے غائب ہو جاتا ہے۔ ہم نے مسیحی دین کی معقولیت اور صداقت کے ثبوت میں چوٹی کے سائنسدانوں کی سندیں پیش کی تھیں اور یہ بھی دکھایا تھا کہ علوم سائنس کو ترقی دینے والے سب کے سب اور دین دار مسیحی محقق اور عالم تھے۔ یہ پچھلا مضمون ماہ مارچ گزشتہ میں لکھا گیا تھا۔ لیکن سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں کوئی بڑے عالی دماغ اور روشن ضمیر عالم علوم قدیمہ و جدیدہ پر ایسی ماہرانہ عبور حاصل کر چکے ہیں کہ ان کی نظروں میں وہ بالکل ہیچ جچا اور ردی کے سپرد کر دیا گیا۔ بار بار کی یاد دہانیوں کا بھی ان کے عالیشان دماغ اور سلطانی مزاج پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر کار نئے سب ایڈیٹر کی نظر عنایت اور کرمفرمائی سے اس ناچیز مضمون کی ردی کے ڈھیر کے نیچے سے جان بخشی ہوئی اور اخبار ہذا میں شائع ہوا۔ لیکن پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی اور خیال پیدا ہوا کہ آیا یہ میرے ہی ناچیز قلم کا نتیجہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں سے ویدک دھرم کے اصول سے بحث شروع ہوتی ہے۔ اس ہیئت بالکل بدل ہی گئی۔ سہو کاتب کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آیا یہ کاتب کی مہربانی ہے۔ یا پروف خواں صاحب کی غلطی۔ میرا مطلب بالکل غرق ہو گیا ہے۔ بندش بالکل بے میل۔ آگے کی باتیں پیچھے چلی گئیں۔ اور پیچھے کی آگے۔ اس کی بعینہ وہی درگت ہوئی جیسے بھونچال کے بعد کسی محل کی ہو جاتی ہے۔

بائیبل منطق یا فلسفہ کی کتاب نہیں ہے

خیر آمدم برسر مطلب۔ اب ہم یہ کوشش کرینگے کہ آریہ مہاشوں کی آگاہی کے لئے بالخصوص اور دیگر معترضوں کے لئے بالعموم یہ دکھایا جائے کہ بائبل کی تعلیمات کیا ہیں۔ ان میں اور سائنس میں کیا مطابقت پائی جاتی ہے۔ آریہ مہاشوں کو بائبل میں سوائے لغو کہانیوں کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ اس کے اندر موٹے موٹے ثقیل اصطلاحی الفاظ اور منطقیانہ قضایا پیچیدہ دار استدلال مناظرانہ وغیرہ باتیں نہیں پائی جاتی ہیں۔ مگر بائبل کو منطق فلسفہ اور سائنس کی کتاب ہونے سے انکار ہے وہ مکاشفہ ربانی کی سرگذشت ہے۔ محررون نے اسے ایسے آسان پیرایہ اور سلیس عبارت میں لکھا ہے کہ معمولی سے معمولی سمجھ والے اور بڑے سے بڑے عالم دونوں اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ وہ ایک دم آسان بھی اور پیچیدہ بھی ہے۔ فلسفیانہ اور سائنسی حقائق عام فہم ڈھنگ سے مذکور ہیں جو دل اور دماغ دونوں پر یکساں اثر کرتے ہیں ہم یہ مانتے ہیں کہ جیسے دھوپ روشنی پانی اور ہوا وغیرہ طبعی برکات خدائی چھوٹے اور بڑے بادشاہ اور فقیر۔ برہمن اور مہتر امیر و غریب کے لئے یکساں ہیں۔ ویسے ہی اس کا مکاشفہ بلا امتیاز سب انسانوں کے لئے ہے تنہا خواص کے لئے نہیں بلکہ عوام کے لئے ہے۔ وہ اہل منطق اور فلسفہ کی میراث نہیں بلکہ معمولی سے معمولی آدمی کی روح کے لئے دائمی غذا بہم پہنچاتی ہے۔ القائے الٰہی سے تحریک پا کر لکھنے

والوں نے اپنے ہم جنسوں کے لئے انہی زبان میں اور انسانی محاورہ میں ان شاندار اور لطیف سچائیوں کو قلمبند کیا ہے۔ باوجود منطقی اور فلسفی ہونے کے ہمارے آریہ دوست "سورج غروب ہو گیا"۔ "دن ڈھلگیا"۔ "دوپہر ہو گئی"۔ "رات آگئی"۔ محاورے بولتے ہیں۔ حالانکہ یہ از روئے سائنس سراسر غلط ہے۔ "سورج کہاں غروب ہو گیا"۔ "دن کیسے ڈھل گیا"؟ سورج ساکن ہے۔ زمین چاند مشتری بدھ برہسپت شکر سنیچر وغیرہ بھی سیارے بھی اس کے گرد گھومتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم روزانہ سادگی اور عامیانہ باتوں سے جیسی ایک معمولی نظر والے کو ظاہر معلوم ہوتی ہیں گریز نہیں کر سکتے بائبل کی طرز بیان کچھ اسی قسم کی ہے۔ ہم بھی آپ کو بتائے دیتے ہیں۔

زمین گول اور خلا میں معلق ہے

اب ہم بائبل سے یہ ظاہر کرینگے کہ اس کی تعلیم سائنس کے انکشافات کے نقیض نہیں ہے۔ آریہ سماج نے بڑے گھمنڈ کے ساتھ "وید کے دھرم" میں یہ دعوے کیا تھا کہ بائبل کی تعلیم ہے۔ زمین چپٹی ہے۔ مگر یہ لچر دعوے عدم واقفیت سے کیا گیا تھا۔ ہم آپ کی آگاہی کے لئے اصلیت کا اظہار کئے دیتے ہیں۔ بائبل کی اس کتاب میں جو ایوب نبی کے نام سے موسوم ہے یہ لکھا ہے "اس نے زمین کو بے علاقہ لٹکایا ہے"۔ (ایوب ۲۶: ۷) یہ چند سیدھے سادے الفاظ ہیں۔ مگر ان کے اندر ایک عظیم الشان سائنسی حقیقت مخفی ہے۔ جس سے افلاطون ارسطو، بطلیمی اور قدیم زمانہ کے مشہور فلاسفر اور عالمان طبعیات بے خبر تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ زمین مسطح ہے اور ایک عظیم دریا سے محیط ہے۔ اور اس کے اوپر پانی ہوا۔ اور عناصر وغیرہ موجود ہیں۔ قدما آسمان کو ایک ٹھوس چیز سمجھتے تھے۔ جس میں ستارے اسی طرح جگمگاتے ہیں جیسے کسی مکان کی چھت میں بلور لگے رہتے ہوں۔ اور سولھویں صدی تک یورپ کے علما اسی خیال کے پابند ہے۔ مگر مذکورہ بالا آیت جس میں زمین کے خلا میں معلق ہونے کا ذکر ہے۔ سارھے تین ہزار سال سے بائبل میں موجود چلی آتی ہے۔ اور یہ جدید ترین فلکی انکشافات کے عین موافق ہے۔

حضرت سلیمان اپنی مشہور کتاب امثال میں کہتے ہیں "اس نے سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا" (امثال ۸: ۲۷) اس آیت میں زمین کی گولائی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر کرہ ارض گول نہ ہوتی تو سمندر کے ارد گرد دائرہ کیونکر کھینچا جاتا۔ جدید جغرافیائی تحقیقات سے یہ امر ظاہر ہو گیا ہے کہ کرہ ارض کی کل مساحت اکتیس کروڑ باسٹھ لاکھ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ اس میں خشکی یعنی ملک اور جزائر آٹھ کروڑ بیالیس لاکھ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ اور تری یعنی پانی اُنیس کروڑ مربع میل اور برفانی خطہ ایک کروڑ (۳۰) لاکھ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ سمندر اور بحیرے خشکی کے تمام بڑے قطعات کے گرد محیط ہیں۔ ایشیا اور یورپ سب سے بڑا قطعہ اراضی ہے۔ مگر اس کے ارد گرد پانی ہی پانی ہے۔ شمالی اور جنوبی امریکہ دوسرا لمبا ٹکڑا ہے۔ اس کے چاروں طرف سمندر ہی سمندر ہے۔ افریقہ آسٹریلیا بھی پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔ قصہ کوتاہ کرہ ارض پانی سے گھری ہوئی ہے۔ گویا خداوند نے اسے ایک دائرہ کی صورت میں نمایاں کیا ہے۔ اس آیت کی سائنسی سچائی تین ہزار سال سے چلی آتی ہے۔

یسعیاہ نبی کہتا ہے کیا تم زمین کی بنیاد کا حال نہیں سمجھتے یہ وہ ہے جو زمین کے کنڈل کے اوپر بیٹھا ہے۔ (۴۰: ۲۲) یہاں پر جس لفظ کا ترجمہ کنڈل یا حلقہ ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ مسطح پر بنایا گیا ہے۔ بلکہ اس سے مراد بقول ریورنڈ جرجر صاحب محراب یا گولہ ہے۔ اور زمین کی اصل صورت دکھائی گئی ہے۔

خداوند مسیح نے اپنی آمد ثانی کی بابت فرمایا ہے۔ اس رات دو آدمی ایک چارپائی پر سوتے ہونگے۔ ایک لے لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں ایک ساتھ چکی پیستی ہونگی ایک لے لی جائیگی دوسری چھوڑ دی جائے گی۔ د نظر ثانی کرنے والوں نے ۳۶ ویں آیت نظر انداز کر دی ہے۔ جس سے مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ مگر وہ یوں ہے۔ دو آدمی کھیت میں ہونگے۔ ایک چھوڑ دیا جائیگا دوسرا لے لیا جائیگا" (لوقا ۱۷: ۳۴-۳۵-۳۶) اب خداوند نے صاف فرمایا ہے کہ یہ سب باتیں ایک ساتھ واقع ہونگی۔ مگر کس طرح ہونگی بظاہر ایک بستر میں کرنے چکی پیسنے اور کھیت میں کام کرنے والوں کے وقت اور مقام کی بابت تضاد ہے۔ ایک ہی وقت میں اور ایک ہی ملک میں یہ تینوں ایک ساتھ کیسے ہو سکتی ہیں لیکن خداوند کی تعلیم ناقص نہیں ہے۔ یہاں زمین کی گولائی کی طرف اشارہ ہے جس کے بغیر خداوند کی آمد ثانی کے وقت یہ سب باتیں وقوع میں نہیں آسکتی ہیں۔ لوگ عموماً رات کو سوتے ہیں۔ اور مشرقی ممالک میں عورتیں علے الصباح چکی پیستی ہیں اور دن کے وقت کھیتوں میں کسان اور اہل زراعت کام کرتے ہیں۔ علم جغرافیہ سے یہ بات ظاہر ہے۔ زمین کی گولائی کی وجہ سے زمین صرف نصف حصہ روشن اور دوسرا نصف تاریک ہوتا ہے۔ جب لاہور میں دوپہر کی گرمی ہوتی ہے۔ تو لندن میں صبح کاذب اور نیویارک میں گہری رات ہوتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے فرمانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کی آمد کے وقت دنیا کے ایک حصہ میں رات دوسرے میں صبح اور تیسرے میں دوپہر ہوگی اور یہ زمین کی گولائی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ان عورتوں سے زمین کی گولائی ظاہر ہے۔

آسمان میں خلا

ایوب کہتا ہے "اس نے آسمان کو اتر طرف خلو پر پھیلایا"۔ (ایوب ۲۶: ۷)

بائبل کے بیانات کی تشریح کے لئے فلکیات وغیرہ علوم طبیعی کی واقفیت کی بڑی ضرورت ہے۔ ہمارے آریہ دوستوں کو سوائے نغویت کے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس آیت میں ایک لطیف فلکی صداقت پوشیدہ ہے۔ جو حال ہی میں صحیح ثابت ہوئی ہے۔ پروفیسر برنارڈ ایک مشہور عالم سیارگان و ستارگان ہیں اور رصدگاہ یرکس۔ امریکہ میں ہر روز آسمان کی چیزوں کے مشاہدوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ آپ نے ایک مدت کے مشاہدہ کے بعد یہ ثابت کیا ہے۔ کہ آسمان کے شمالی حصے میں لاکھوں کروڑوں میلوں تک ایک ستارہ یا دیگر کوئی اور شے نظر نہیں آتی۔ یہ حصہ فلک بالکل خالی ہے۔ فقط در فقط خلا ہے۔

ثریا کا اثر

ایوب کہتا ہے "کیا تجھ میں طاقت ہے کہ ثریا کے بندوں کو کسے یا جبار کا بند بند کھولے" (ایوب ۳۸: ۳۱) ثریا سے مراد سات ستاروں کا وہ گچھا ہے جو سردی کے موسم میں سرِ شام مشرق کے گوشہ سے نکلکر جلدی جلدی مغرب کی طرف جاتا ہے۔ قدیم زمانہ کے جہازران ان کے رُخ سے جہازرانی میں ہدایت پذیر ہوتے تھے۔ عبرانی لفظ ثریا کے لئے کیماہ ہے۔ جس کے معنے جوک یا مرجع وغیرہ ہیں ۱۷۴۸ء میں مشہور عالم بریڈلے اور موسیو میڈلر اور دیگر محققوں نے بہت مدت کے مشاہدہ اور غور و فکر کے بعد یہ قرار دیا ہے۔ کہ اس گچھے میں جو سب سے زیادہ درخشاں تارہ ہے وہ "السیان" ہے۔ اور نظام شمسی کا مرجع ہے۔ عالموں کا خیال ہے کہ سورج معہ سیاروں کے اس کے گرد گھومتا ہے اور یہ تارہ آفتاب سے ۳۰ لاکھ ارب میل دور ہے۔ اب خیال کرو اس کا اثر سورج اور سیاروں پر کیسا عظیم ہوگا جو پندرہ کروڑ میل سالانہ کے حساب سے اُس کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اور انکا مدار کیسی ہیبت ناک شکل لئے ہوئے ہے۔ جب ایکمرتبہ طے کرنے کے لئے ہزاروں سال درکار ہوتے ہیں **خداوند قادر مطلق** کی قدرت کیسی بے قیاس ہے۔ جس کی طرف اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ زمانہ گذرتا چلا جاتا ہے۔ زمین کے گرد چاند۔ اور زمین **معہ** اور سیاروں کے آفتاب کے ارد گرد۔ اور سورج **معہ** سیاروں کے السیان کے گرد اور وہ کسی اور نامعلوم تارہ کے چاروں طرف گردش کرتا ہے۔ وعلیٰ ہذا اور یہ سب خدائے ذوالجلال لایزال کے تخت کے آگے گھومتے ہیں خداوند کی شان اور قدرت کیسی بے مثال اور بے انتہا ہے۔ انسان کا وہم و گمان اُس کے آگے کانپتا ہے۔ اموس نبی نے بھی ثریا کا ذکر کیا ہے۔ (اموس ۵: ۸) اس کی تلاش کر جس نے سات ستاروں (یعنی ثریا) کو بنایا ہے۔

یشوع کا سورج کو روکنا

آریہ مہاشوں کو یشوع کے معجزے کا علم ہے جو اس نے دن کو ٹھہرانے میں کیا تھا۔ مگر یورپ کے دہریوں کی تصانیف پڑھنے والے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ آریہ مہاشوں کا اعتراض میرے سننے میں ابتک نہیں آیا۔ لیکن اگر انہیں اس کا علم کسی منکر خدا کی تحریر سے ہو جائے تو وہ کہینگے "سراسر غلط ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ سورج قانون قدرت کے خلاف اپنے مقررہ قاعدہ سے پلٹ جائے۔ یہ پادریوں کی تراش ہے" وغیرہ۔ یورپ کے سائنسدانوں نے اسے معقول اور فلکی واقعات میں سے ایک واقعہ قرار دیا ہے۔ اور تاریخ بھی اس کے حق میں ہے۔

یشوع کی دعا یہ ہے "اے آفتاب جبعون پر ٹھہرا رہ۔ (یشوع ۱۰: ۱۲) اور مہتاب ٹھہر گیا" مگر مترجموں نے حاشیہ پر "سورج خاموش رہ" یا "بے حرکت ہو جا" دیا ہے۔ اور اس کا یہی ترجمہ بقول کالٹ صاحب درست ہے۔

سائنس کی رو سے یہ ظاہر ہے کہ زمین آفتاب کی روشنی کی وجہ سے اپنے محور پر گردش کرتی ہے۔ اگر حرارت کم ہو جائے تو اس رفتار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ سر ازیک نیوٹن لکھتا ہے کہ زمین کی حرکت دھیمی ہو سکتی ہے۔ اور کرہ ارض کے رہنے والوں کو اس کا اثر بھی محسوس نہ ہونے پائے ایسا اکثر واقعہ ہو چکا ہے کہ کرہ ہوا کی گیسوں کی کثافت کے تناسب کے ہیر پھیر سے انحراف نور واقعہ ہو جایا کرتا ہے ان کی وجہ سے شعاعوں کا مقررہ رخ بدلجاتا ہے اور آفتاب غروب ہونے کے بعد بھی اُفق پر نمایاں معلوم ہوتا ہے۔ اور اس طرح اس کی روشنی کچھ دیر تک رہ سکتی ہے۔ مگر اس سے گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ فرق نہیں پڑ سکتا۔ وہاں لکھا ہے "قریب دن بھر کے پچھم کی طرف مائل نہ ہوا"۔

یہ کس طرح ہوا کوئی نہیں جانتا۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ اور تاریخ اس کی شاہد ہے۔ پروفیسر ٹاٹن امریکہ کے ایک مشہور عالم فلکیات ہیں۔ آپ نے اس مسئلہ کی فلکی پہلو سے خوب چھان بین کی ہے۔ اور اپنے نتائج کو ایک رسالہ میں شائع کیا ہے۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ یشوع کے معجزہ کے وقت سے لیکر آجتک جتنے گہن نقاط لیل و نہار اور زمین کے سورج کے قرص کے رُخ پر گذرنے کے واقعات ہو چکے ہیں۔ اگر ان کا حساب آج سے لے کر یشوع کے زمانہ تک کیا جائے۔ اور دکشنائن سورج یعنی راس الجدی پر ٹھہر کر جانب جنوب پھرنے کے واقعہ کا جو اس معجزہ کے یوم سے وابستہ ہے ٹھیک ٹھیک حساب لگایا جائے تو یہ واقعہ بدھ کے دن واقع ہوا تھا لیکن اگر آفرینش کے زمانہ کی اوّل تاریخ سے حساب کیا جائے تو یشوع کے معجزہ کا دکشنائن منگل کے دن پڑتا ہے۔ اس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اگر کوئی عالم ریاضیات ریاضی اصول سے حساب لگائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ میں ایک ۲۴ گھنٹے کا دن ایزاد ہوا تھا"

مسٹر ای۔ ڈبلیو مانڈرس نے جو چھبیس سال تک گرینچ کی شاہی رصدگاہ میں تاروں کے مشاہدے اور ان کی چال کے حساب میں مصروف رہے ہیں اپنے طور پر حساب لگایا ہے۔ جناب نے فروری ۱۹۰۳ء میں ایک رسالہ میں شائع کیا ہے۔ آپ نے اس مقام کا بھی اندازہ لگایا۔ جہاں یشوع کھڑا تھا۔ اور وقت اور تاریخ بھی نکالی ہے۔ جب یہ عجیب واقعہ وقوع میں آیا تھا۔

یشوع کی کتاب میں لکھا ہے اور اس سے آگے ایسا دن کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور نہ اس کے بعد ہوا (۱۰: ۱۴) یہی درست ہے کہ ایسا واقعہ تاریخ عالم میں۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی نہیں ہوا کیونکہ اگر ریاضی اصولوں سے حساب کیا جائے تو ایسے دن کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پروفیسر ٹاٹن کہتے ہیں نہ اس سے پیشتر اور نہ بعد کوئی تاریخ ملتی ہے۔ جو سورج چاند اور زمین کی نسبتی درجہ کے مطابق اس واقعہ سے موافقت کھائے۔ جس کا ذکر یشوع کی کتاب میں پایا جاتا ہے "یشوع کی کتاب میں لکھا ہے "آفتاب آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کو مائل نہ ہوا" (۱۰: ۱۳) پروفیسر ٹاٹن کہتے ہیں وہ دن جو یشوع کے معجزہ سے متعلق ہے۔ چوبیس گھنٹے کا نہ تھا۔ بلکہ ½۲۳ گھنٹے کا دن

تھا۔ جیسے قریب دن بھر۔ لکھا ہے کوئی دن حساب سے غائب نہیں ہوتا ہے۔ اور دور زمانہ ہی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ یعنی جتنے آسمانی واقعات ہوئے ہیں وہ یشوع کے دن کو حساب سے خیال نہیں کرتے۔ بلکہ یہ اُن کے عین مطابق آتا ہے ورنہ حساب غلط نکلے۔ تمام فلکی واقعات ملکر اس کی تصدیق کرتے ہیں"۔ پس یشوع کا معجزہ ماہران علم الافلاک کے حساب اور قاعدہ کے عین موافق ہے۔ اور واقعات آسمانِ بالا اس معجزہ پر شاہد ہیں۔ اس ایک دن کی کمی یا بیشی ہی نہیں بلکہ واقعات کی واقعی تاریخ اس دن کو اپنے حساب میں لیتی ہے۔

تاریخی شہادت

پُرانے زمانہ میں مصر یونان اور چین تین ایسے ملک تھے جو واقعات کا روزنامچہ رکھا کرتے تھے اور معہ ملک میکسیکو کے ان کے ہاں ایک غیر معمولی لمبے دن کا بیان محفوظ ہے۔ یونان کا مشہور مورخ جسے "پدر تاریخ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہیرودوطس کہتا ہے۔ "یہ شخص مسیح سے پونے پانچسو برس پہلے ہوا ہے) مجھے مصر کے پروہتوں نے مطلع کیا تھا کہ ایک وقت ایسا ہوا تھا کہ سورج چار مرتبہ اپنے اصل مقام سے چڑھا اور جہاں اب چھپتا ہے۔ وہاں سے دو دفعہ چھپ کر اُٹھا اور دو مرتبہ وہاں سے نکلا جہاں سے وہ اب نکلتا ہے" اس میں یشوع کے معجزہ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مصر کے مندروں کے پروہت ہمارے ہاں کے پنڈتوں کی طرح تمام علوم کے محافظ تھے۔ بلکہ ہمارے برہمنوں کی طرح وہ علم پیشہ جماعت تھے۔ تمام واقعات کا حساب رکھنا اور علم وفن کو ترقی دینا اُن کا خاص کام تھا۔ وہ ستاروں اور سیاروں کی چالوں کا بھی حساب لگاتے اور رکھتے تھے۔ اس واسطے ہیرودوطس کا بیان جو مصری پروہتوں سے سنکر لکھا قابل یقین معلوم ہوتا ہے۔

چین کے نامی حکیم تاؤ کا مشہور شاگرد ہوائی نان تسز و اپنے ایک مضمون میں حسب ذیل لکھتا ہے۔

"ریاست لُو کا راجہ یانگ (کنفیوشس) ریاست ہان کی سپاہ سے ایک خون آمیز معرکہ میں مصروف تھا۔ اس اندیشہ سے کہ شام ہونے سے فتح سے محروم ہو جائیگا اُس نے اپنا بھالا لشکر تین مرتبہ سورج کی طرف جھٹکایا جو غروب ہونے کو جا رہا تھا۔ اور وہ خود ۳ آین صبح آسمان میں پیچھے لوٹ آیا"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ چھ گھنٹے کے قریب سورج ٹھہرا رہا مگر یشوع کا ملک عین مغرب میں اور چین عین مشرق میں ہے۔ دونوں ملکوں کے وقت میں بہت فرق واقعہ ہوتا ہے۔

لارڈ کنگس برو نے امریکہ کے وحشیوں کے حالات پر جو کتاب لکھی ہے۔ اُس میں وہ لکھتے ہیں اہل میکسیکو کے ہاں اس قسم کی تحریری روایت ہے کہ ایک مرتبہ جو "ہفت خرگوش" کے نام سے مشہور ہے۔ سورج تمام دن ٹھہرا رہا۔ اور یہ سال اس سال سے عین موافق ہے جب یشوع فلسطین کو فتح کرنے میں مصروف تھا۔

اب ان بیانوں میں یشوع اور آیا شر (یشوع ۱۰: ۱۳) کے بیانوں کو شامل کرو تو اس عجیب واقعہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ دنیا کے پانچ مختلف حصوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے یعنی یونان۔ مصر۔ چین۔ میکسیکو اور فلسطین۔

اس امر کو بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ یشوع کے زمانہ کے لوگوں نے اس واقعہ پر کبھی شک نہیں رکھا۔ بلکہ ایک ایسا عجیب واقعہ ہے کہ آیا شر نے اُس کی جداگانہ کیفیت لکھی تھی۔ اور یشوع نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے (۱۰: ۱۳)

بنی آدم کا گہوارہ

چند برس ہوئے ایک مشہور آریہ مہاشہ اور عالم نے ایک لیکچر کے دوران میں عیسائی اور مسلمانی خیال کی تردید کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ پہلے پہل چند آدمی کیلاش پربت پر پیدا ہوئے تھے۔ اب یہ مقام دائمی برف سے ڈھکا رہتا ہے اور ہمالیہ کی بلندترین چوٹیوں میں شمار ہوتا ہے۔ مگر سائنسدان کیا کہتے ہیں۔ اسے بھی ذرا غور سے سُن لو پھر بائبل اور وید کے بیانات کی معقولیت واضح ہو جائے گی۔ مسٹر ڈیم ڈاسن نے جو مانٹریال یونیورسٹی کینیڈا کے پرنسپل اور علمائے ارضیات میں ایک ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ اپنی کتاب "ماڈرن سائنس ان بائبل لینڈز" میں کہتے ہیں۔ تمام عالم اس امر پر متفق ہیں کہ جیالوجی (ارضیات) کے وجوہات پر غور کرنے کے بعد وادیٔ دجلہ و فرات ہی ایک ایسا مقام تمام دنیا میں ہے جہاں پہلے پہل انسان بود و باش اختیار کر سکتا تھا۔

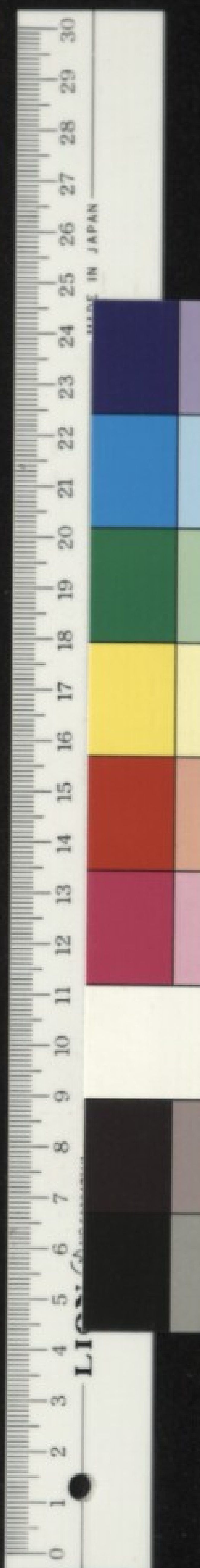
"ڈاکٹر آدم اسٹرانگ "نیچر اینڈ ریولیشن"۔ میں لکھتے ہیں کہ جس آدم نے پہلے پہل کہاں بود و باش اختیار کی تھی یہ مسئلہ اور نیز بنی آدم کے اتحاد نسلی یعنی یہ کہ ایک ماں باپ سے سب پیدا ہوئے۔ تمام عالم متفق ہیں۔ وہ ملک جس کا ایک حصہ آرمینیا کہلاتا ہے۔ یعنی وہ بلند قطعہ جہاں دجلہ۔ فرات اور سندھ کے منبع واقعہ ہیں۔ وہ بنی آدم کا گہوارہ قرار دیا گیا ہے یہ تمام روایات کی بنا پر اور نیز اس امر کی بنا پر کہ وہاں ہر قسم کے اناج پیدا ہوتے ہیں جو تمام دنیا کی خوراک کا ذخیرہ بہم پہونچاتے ہیں اور نیز نسلی خصوصیات کی تحقیقات بھی اسی سرزمین کو انسان کا اول مسکن قرار دیتی ہے"۔

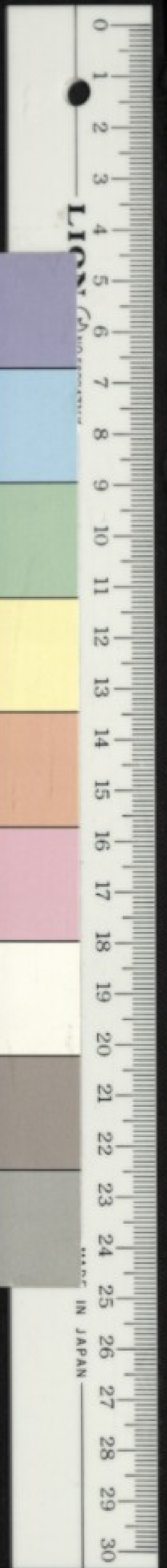
ارنسٹ ہیکل جرمنی کا مشہور ترین سائنسدان اور کل مذہب کا سب سے بڑا محقق دشمن "تاریخ آفرینش" میں لکھتا ہے "سائنسی تحقیقات کی بنا پر بنی آدم کا گہوارہ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ یا آسٹریلیا میں تلاش کرنا فضول ہے۔ بلکہ تمام حالات سے خوبی ایشیا انسان کا مسکن ٹھہرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ پیدائش کی کتاب میں (۲: ۱۰-۱۴) جو کچھ بنی آدم کے ابتدائی وطن کی بابت لکھا ہے وہ بالکل اور سائنس کے عین موافق ہے۔

زمین کی عمر

ہمارے آریہ دوست آئے دن لیکچروں اور تحریروں میں یہی راگ گاتے رہتے ہیں کہ بائبل میں لکھا ہے کہ "دنیا چھ ہزار سال سے ہے"۔ یہ بھی ان غلط بیانیوں میں سے ایک ہے۔ جن کی توسیع اشاعت سے آریہ دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ بائبل کے شروع میں ایک باب میں آفرینش عالم کا ذکر ہے۔ اور





وہاں کہیں بھی یہ بیان نہیں ہے۔ کہ دنیا کتنے ہزار سال سے ہے۔ بائبیل کھولتے ہی نظر سب سے پہلی آیت سے دوچار ہوتی ہے

ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا۔

"ابتدا میں" لکھا ہے۔ مگر کوئی نہیں جانتا کہ ابتدا کب ہوئی۔ عالمان علم الافلاک کہتے ہیں کرۂ ارض نظام شمسی کے ممبروں میں سے ایک ادنیٰ رکن ہے اور نظام شمسی کا درجہ اجرام فلکی میں چاہے زمین سے بھی کم تر ہے۔ کیونکہ ایسی ایسی دنیا لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ کہکشاں میں ایسے ایسے دو کروڑ سورج اور تمام خلا میں ایک ارب ہیں۔ اراکین اسماملی کی ابتدا کی بابت یہ خیال ہے کہ وہ ایک سفید دھوئیں ایسے مال سے بنے ہیں۔ جسے سحاب یا نیولا کہتے ہیں۔ اس خیال کے مطابق کرۂ ارض بھی سفتا سحاب کا مجموعہ تھی۔ مگر سحاب سے تبدیلی اختیار کرکے موجودہ ٹھوس صورت قبول کرتے ہوئے اسے کتنے کروڑ یا ارب برس لگے۔ کوئی نہیں جانتا۔ اس کی بابت نرا قیاس ہی قیاس ہے۔ پھر زمین چند لاکھ برس ایسی گرم تھی کہ روئیدگی کا رہنا محال تھا کچھ عرصہ تک قطب شمالی سے برف کے سیلاب آتے رہے جو تمام روئے زمین پر چھا جاتے تھے۔ یہ گلیشیل پیریڈ یعنی عہد یخ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ عالم کہتے ہیں کہ اس قسم کا آخری سیلاب ساڑھے آٹھ ہزار سال قبل آیا تھا۔ اور بعض اس کی مدت پندرہ بیس پچیس تیس ہزار برس مانتے ہیں۔ مگر اول الذکر اندازہ سے مسٹر بال گنگادھر تلک مشہور لیڈر اور نامی نہند عالم کو اتفاق ہے۔ یہ خیال آپ نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "اورائن" میں بھی ظاہر کیا تھا اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو یہاں کانگریس ہال میں آرکٹک ہوم ان دی ویدز" در ویدوں میں قطب شمالی میں آریوں کے وطن کا ذکر ہے بھی بیان کیا تھا۔ راقم لیکچر میں تھا۔ مگر تلک صاحب کی کتاب کا انڈین ریویو کی ایک اشاعت میں چند سال ہوئے ایک مد اسی عالم نے ریویو چھاپا تھا۔ یہ اس سے ماخوذ ہے۔

زمین کی عمر کی بابت عالموں کا کوئی اتفاق نہیں ہے برطانیہ کے مشہور عالم پروفیسر سر ولیم تامسن نے دس ارب سال قرار دیا ہے۔ جو سب سے بڑا ہے نامی فرنچ محقق ارضیات بوجنی دیائے ایک ارب سال پروفیسر گڈ چائلڈ ستر کروڑ برس۔ سر چارلس لائل مشہور برطانی عالم ارضیات چالیس کروڑ۔ چارلس ڈارون نے تیس کروڑ سے کچھ اوپر۔ مشہور عالم طبیعات پروفیسر سر آلیور لاج دس کروڑ۔ سر جارج ڈاروں (صاحبزادہ چارلس داروں) نے ۱۹۰۵ء میں نٹال میں ایڈریس دیتے ہوئے چھ کروڑ سال۔ پروفیسر سالس نے ساڑھے پانچ کروڑ سال۔ لارڈ کیل ون نے دو کروڑ۔ ۴۰ لاکھ برس ڈاکٹر کرول نے اپنے "سٹیلر ایوولیوشن" میں زیادہ سے زیادہ دو کروڑ۔ پروفیسر جی۔ پی ٹیٹ نے ایک کروڑ سال قرار دیا ہے۔ یہ چوٹی کے عالم ہیں اور انکی بات مستند سمجھی جاتی ہے۔ ہر ایک عالم اپنے اندازہ کے حق میں دلائل پیش کرتا ہے۔ مگر وہ عالم ایک امر پر متفق نہیں یہ نرا قیاس ہے۔

آفرینش عالم آریہ مہاشے ایک یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہیں کہ خدا نے دنیا کو چھ دن میں بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اب ہم یہاں پر اس اعتراض پر غور کرینگے اور بتائیں گے کہ تم لوگ بائبل سے محض نابلد ہو۔ اور کسی دینی کتاب کے ایک لفظ یا فقرہ سے من مانے معنی نہیں نکالے جاتے بلکہ سیاق عبارت کو لینا امر ضروری ہے۔ ایسے نامعقول بیانات ویدوں اور اپنشدوں سے بہت دیئے جاسکتے ہیں مگر یہ عالموں اور محققوں کا طریقہ نہیں ہے۔ اصل معنی اور بنیادی خیال کو لینا چاہیے۔ جو فقروں اور لفظوں کی تہ میں نہاں ہو اور یہ طریقہ تنقید محض جاہلانہ ہے۔ جس کی آپ تقلید کر رہے ہیں

باقی دارد

ناروے میں آجکل اس امر کی بڑی کوشش ہو رہی ہے کہ اتوار کے دن تمام دکانیں اور پبلک ہوسز بند ہوا کریں اس تحریک میں مستورات خاص طور پر سرگرم ہیں اور سارا ملک اسبات پر تلا ہوا ہے کہ پارلیمنٹ میں درخواست گزرانیں کہ اتوار کے روز ساری دوکانیں اور پبلک مقامات بند ہوا کریں۔

بادشاہ کی آمد

گزشتہ سے پیوستہ

نواں باب

بہت عرصہ سے کمودنی نے اپنی عزیز مریضہ کو نہیں دیکھا وجہ یہ تھی کہ اُس نے ہر پرشاد سے ایک خط پایا جس میں لکھا تھا کہ "چونکہ میری بیٹی کو بہت فائدہ پہونچا اسلئے آپ کو اور تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے" یہ پڑھکر کمودنی بہت متعجب ہوئی۔ کیونکہ اُس کو یقین تھا کہ جیسے راجکماری کا جتیسہ ہوگیا ہے تیں کبھی پھر اس سے جدا نہ کی جاوینگی وہ پریشان خاطر تھی کہ اب کیا ہو رہا ہے۔ اور دل سے چاہتی تھی کہ میں جا کر کل احوال دریافت کروں۔ لیکن بے اجازت جانا مناسب نہ سمجھتی تھی۔

البتہ اس کو بخوبی معلوم تھا کہ ہر پرشاد نے فقط اس خیال سے اپنی بیٹی کے جتیسہ کے لئے اجازت دی کہ وہ قریب المرگ ہے۔ اور اب بے شک شش و پنج میں پڑگیا۔ لیکن کیا کرسکتا تھا ایسے معلوم تھا کہ جب ایک دفعہ ذات بگڑ جائے تو سخت رسم بجالانے سے پھر درست ہو سکتی ہے۔ ممکن تھا کہ بیچاری راجکماری کو ایسا ہی کرنا پڑا ہو۔

ایسے خیال سے کمودنی کو بڑا رنج ہوا تھا۔ اور وہ روز کہتی تھی کب راجکماری کی خبر آویگی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ مریضوں کا علاج کر رہی تھی جو ہفتہ میں دو مرتبہ اُسکے گھر کے دوائی خانہ میں جمع ہوتی تھیں کہ ایک مریضہ اُس کے پاس آ کر کھڑی رہی۔ منہ ساڑھی میں چھپا ہوا تھا۔ اُس نے ذرا کھولا اور کیا دیکھا کہ راجکماری ہے خوشی کے مارے کمودنی پھولے نہ سماتی تھی۔ اور فوراً یہ کہکر گلے لگایا کہ اے پیاری میرا دل تمہارے لئے بہت ہی کڑھتا تھا بتاؤ حال کیا ہے؟

راجکماری نے اضطرابی سے جواب دیا۔ میرا کوئی گھر نہیں اسلئے میں آپ کے پاس آئی ہوں۔ آپ اپنا کام ختم کیجئے تب

میں تمام بیان کروں گی۔ کمودنی نے اسباب کو منظور کیا اور راجکماری کو اپنے کمرے میں لے جاکر کہا یہاں آرام سے بیٹھئے میں فرصت پاکر ابھی واپس آؤنگی۔ جب آخری مریضہ کا علاج کر چکی تو بڑی خوشی سے واپس آئی اور پاس بیٹھ کر کہا اچھا بہن اب مہلت ہے کہئے میں آپ کے بیان سننے کی بڑی مشتاق ہوں۔

تب راجکماری کہنے لگی آپ کو معلوم ہے کہ جس وقت میرا بپتسمہ ہوا۔ میری والدہ اس واقعہ سے بالکل ناواقف تھی۔ جب میں اچھی ہونے لگی میرے باپ نے کہا کہ اُن ضرور بتانا۔ کیونکہ وہ خود کہنے سے ہچکچاتا تھا۔ اسلئے میں نے بتایا۔ وہ سنکر بہت ہی ناراض اور حیران تھی۔ اور اس قدر شور و غل مچایا کہ میرا والد کمرے میں آیا۔ یہ دیکھ کر کہ میں زیادہ برداشت کرنے کے ناقابل تھی اسے کمرے سے لے گیا۔ فوراً میری والدہ مجھ سے پرہیز کرنے لگی۔ اور میرا کھانا علیحدہ دوسرے نوکر کے ہاتھ سے پکایا جاتا تھا میرے والد نے اسباب کو منظور کیا گو کہ وہ خود مجھ سے ملا کرتے۔ الغرض یہی کیفیت کل تک رہی۔

تب میری والدہ کہنے لگی کہ اب تم اچھی ہوگئی۔ اور میں زیادہ دیر عیسائی کے ساتھ نہ رہونگی۔ میرے والد کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ کیا وہ میرے ساتھ رہے یا میرے والد کے ساتھ وہ نہایت افسردہ خاطر ہوا کیونکہ دونوں باتیں ناگوار تھیں۔ میں بھی زار زار رونے لگی کیونکہ میری والدہ کہتی تھی کہ میں نے گھر کو برباد کیا جس وقت میں پلنگ پر پڑی تھی میں سوچنے لگی اس بکھیڑے کا سبب میں ہی ہوں۔ اسلئے مناسب ہے کہ میں ہی دکھ اٹھاؤں۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ میں خود چلی جاؤنگی اور ان دونوں کو ساتھ رہنے دوں۔ آپ کے سوا میں کسی کو نہیں جانتی جو مجھے قبول کرنے پر راضی ہو۔ اسلئے آپ کو یاد کیا۔ میں نے اسی عورت سے جو میرے واسطے کھانا پکاتی تھی۔ کہا اور وہ میرے ساتھ آئی۔ اب میں اپنے والد کو خط لکھونگی کہ وہ میرے واسطے اندیشہ نہ کرے۔ بہن کیا آپ مجھے رکھئے گا؟ اور جو کچھ کام میں کرنے کے قابل ہوں شوق سے کرونگی۔ کون اس محبت اور ہمدردی کا بیان کر سکتا ہے۔ جس سے کمودنی نے اپنی پیاری مریضہ کو قبول کیا۔ اُس کو معلوم دیتا تھا کہ یہ ایک بے بہا بخشش ہے۔ جو خدا کے ہاتھ سے مجھے دستیاب ہوئی مریاں نے اکثر راجکماری کا ذکر سنا تھا۔ لیکن اب تک نہیں دیکھا۔ اور اب دیکھ کر نہایت خوش ہوئی۔

رہی شیریں اُس نے فوراً اپنا دل راجکماری کو دیدیا اور اگر وہ کبھی اداس ہوتی تو وہ کہہ دیتی۔ آپ کیوں رنج کرتی ہو۔ آپ کو معلوم نہیں کہ میں آپ کو بہت چاہتی ہوں۔ اور کسی کو آپ یہاں سے لیجانے نہ دونگی۔

راجکماری کی بات بالکل سچ ٹھہری وہ ہر طرح سے کمودنی کی مددگار بن گئی۔ یہاں تک کہ اس کو یہ نام ملا "کمودنی کا دہنا ہاتھ" اکثر وہ یہ کہا کرتی تھی۔ معلوم نہیں کہ میرا کام کیسا چلتا تھا جبکہ میرے دو ہی ہاتھ تھے۔ اکثر یہ تینوں آپس میں گفتگو کرتی تھیں۔ اور یہ مضمون جو سب سے پسندیدہ لگتا تھا خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد تھی۔

راجکماری اب اپنے لئے کچھ خوف نہیں کھاتی۔ لیکن اکثر کہا کرتی تھی کہ کاش کہ میرے والدین تیار ہو جاتے۔ ایک دفعہ اثنائے گفتگو میں اُس نے کمودنی سے دریافت کیا۔ بہن بہت عرصہ گزر چکا ہے اور خداوند یسوع مسیح نہیں آیا تو بتائیے کہ آپ لوگ کیوں سمجھتے ہیں کہ اُس کی آمد اب نزدیک ہے شاید دو ہزار برس اور گزر جائینگے۔ کمودنی نے جواب دیا میں نے بھی سوال پادری صاحب سے دریافت کیا۔ اور اُنہوں نے کئی سبب بہت صاف بتائے جو میں آپ کو بھی بتا سکتی ہوں پہلی بات یہ ہے کہ خداوند یسوع نے فرمایا کہ بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی۔ تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ اور اس وقت خاتمہ ہوگا۔ غور کیجئے کہ اس زمانہ میں تمام دنیا میں انجیل کی منادی ہو رہی ہے۔

پادری صاحب نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے آنے سے پیشتر تمام دنیا مسیحی ہو جائے گی۔ لیکن یہ نہیں لکھا ہے۔ فقط یہ کہ انجیل کی منادی ہوگی۔ اگر خداوند کل دنیا کے مسیحی ہو جانے تک ٹھہرتا تو بے شک وہ بڑے عرصہ تک نہ آتا اور ہم اُس کی راہ مطلق نہ دیکھ سکتے۔

پھر نبیوں کی کتابوں میں بہت سی پیشینگوئیاں ہیں۔ کہ یہودی اپنے ملک کو واپس جائیں گے اور اس میں سکونت کرینگے۔ یسعیاہ ۱۵: ۱۱ رومیوں ۱۱ صفنیاہ ۲۰: ۱۴۔

پادری صاحب نے مجھے خوب سمجھایا کہ پہلے یہودی اپنے ملک اور یروشلم میں بالکل ہی کم تھے۔ لیکن آجکل بہت ہی بڑھ گئے یعنے وہ اب اُس کے خاص باشندے ہیں۔ اور اُن کی کوشش کے ذریعے سے شہر کی بڑی ترقی ہوئی یہودیوں کی کئی ایک سوسائٹی ہیں۔ جن کے ممبر کوشش کر رہے ہیں کہ یہودیہ پھر یہودیوں کے قبضے میں آجائے یہودیوں میں معزز امیر لوگ ہیں اور آجکل کی بات ہے۔ کہ وہ فلسطین یعنے یہودیہ میں اپنے لئے زمین خریدتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اسی طرح سے رفتہ رفتہ یہ تمام ملک یہودیوں کے ہاتھ میں آجائیگا۔

جو ہو سو ہو۔ ایک بات پر یقین ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی پھر اُن کے ہاتھ میں آجائے گی۔ کیونکہ خدا کے کلام میں ایسا ہی لکھا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب ۲: ۱۱ میں لکھا ہے۔ کہ مقدس شہر ۴۲ مہینے تک غیر قوموں سے پامال کیا جائیگا۔ جو کچھ اس کا ٹھیک مطلب ہو ہم اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ یہودیہ کی غیر قوموں کے ہاتھ میں رہنے کے ایام خدا سے مقرر کئے گئے ہیں اور ہم یقین کر سکتے ہیں کہ جب وہ وقت ختم ہو جائیگا۔ فوراً مقدس شہر پھر یہودیوں کے ہاتھ میں آجائیگا ہماری نظروں کے سامنے ترکوں کا دبدبہ اور اختیار کم ہوتا جاتا ہے۔ میں تو پیشینگوئی کم سمجھتی ہوں۔ لیکن پادری صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں بہت سی پیشینگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ اور اسلئے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ خداوند مسیح کا آنا نزدیک ہے۔

راجکماری "بہن میں بہت ہی نادان ہوں ایسی باتوں کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوں۔ لیکن بے شک پادری صاحب اور آپ کی باتیں درست ہیں اسلئے میں اُن پر یقین کرونگی اتنی بات میں خوب سمجھ سکتی ہوں کہ یسوع مسیح نے خود فرمایا کہ



مجھ میں جلد آ ہوں" - تو کیوں نہ آئے "۔

اگر وہ اس وقت جلد آنے والا تھا تو کتنا ہی زیادہ وہ اب جلد آنے والا ہے - ضرور ہے کہ ہم لوگ بالکل ہی تیار ہو جاویں کاش کہ میرے والدین بھی تیار ہو جاتے - مجھے بڑا رنج ہوگا - اگر میں خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہولی اور میرے عزیز چھوڑ دیئے جائیں "۔

گو مو دنی - ہاں میں ہم تینوں ملکر اُن کے لئے دعا مانگا کریں خدا ضرور سنیگا - اور آپ کا تمنائے دل پورا ہو جائیگا اس روز سے وہ تینوں یہی درخواست پیش کرنے لگیں - اور یوں راجکماری کو اطمینان حاصل ہوا -

شعروسخن

غزل

از نتائج طبع خاکسار - جارج ملٹن تائب نوردیانوی - حال مقیم ٹبالہ

لگا خانہ آب دگل سے لگا نہ تو دل خراب ہوگا
یہ وہ جگہ ہے جہاں یہ انسا کو مرنا جینا عذاب ہوگا

نہیں ہے موقوف طور تک ہی جلوۂ لیس ہی ہر تجلی
وہی چمک ہوگی تیرے رخ پہ وہی منور نقاب ہوگا

طریق ہستی ہے قاعدے یہ بھٹکنا اس دشت میں برا ہے
تجھے کہ چل راہبر کے پیچھے وگرنہ اے دل خراب ہوگا

عجب ہے یہ تنگنائے عالم کہ دیکھی بھی نہیں ہے کہ حسرت
یہاں یہ اب دا ہیں چشم جنکی نہیں کی انکھوں میں خواب ہوگا

گزار تائب یہ عمر بہتر کہ جس سے حاصل ہو زندگانی
جو تمہیں حق نے تجھکو دی ہیں انہیں کا اک دن حساب ہوگا

انتخاب الاخبار

ایڈیٹر کی سوا دو لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ

امریکہ کے دو اخباروں کا چیف ایڈیٹر مسٹر آرتھر برسبین سوا دو لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ لیتا ہے - اور ابھی یہ تنخواہ بالکل ناکافی خیال کی جاتی ہے - لیکن ہندوستان کے ایڈیٹروں کا کیا حال ہے - اگر چند بڑے بڑے اخباروں کو نظرانداز کر دیا جائے جو بنگال سے شائع ہوتے ہیں تو ہندوستان بھر کے اخبارات کے ایڈیٹروں کی تمام عمر کی اتنی کمائی نہیں ہوتی جتنی امریکہ کا ایک ایڈیٹر ایک سال میں کما لیتا ہے - ایسے ہی امریکہ کے اخبارات کا سرمایہ اور اُن کے مالکوں کی آمدنی بھی قابل ذکر ہے - ڈیلی میل کا نیویارک کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ آج کل نیویارک کے ٹکیس لگانے والوں کے سامنے ایک عجیب مسئلہ پیش ہے یعنی نیویارک کے ایک اخبار کی قیمت اور سرمایہ کیا ہے - متواتر ایک سال سے حسابات کی پڑتال ہو رہی ہے - مسٹر جوزف پلٹزر دو اخبار "نیویارک ورلڈ" اور "پوسٹ ڈسپیچ" کے پرو پرائیٹر ہیں - ایک ان اخباروں کی قیمت کا اندازہ نہیں لگ سکا - آخر بہت حیرانی اور سرگردانی کے بعد کمیشن نے ۱۰۰۱۰۲۵۹ کروڑ روپیہ قیمت لگائی - مگر عدالت نے اُسے نامنظور کیا اور کل قیمت ۵۰۰۰۰۰۰ کروڑ روپیہ قرار دی غرض ان دونوں اخباروں کی قیمت ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مقرر کی گئی - (رفتار زمانہ)

عظیم الشان درخت

انگلستان میں سب سے بڑا شاہ بلوط کا درخت یارک شائر میں واقع ہے جس کا تنہ زمین کے قریب ۷۸ فٹ ہے - برطانیہ کلاں میں اس سے بڑا درخت اور کوئی نہیں کیونکہ ۷۷ مربع گز کے اندر پھیلا ہوا ہے ۱۸۱۰ء میں سمتھ شائر میں ایک شاہ شاہ بلوط کا درخت کاٹا گیا تھا - جس کی چھال ۲۰۰ پونڈ اور لکڑی ۵۷۰ پونڈ کو بکی اسی علاقہ کے شرٹی گیہ پارک میں ایک ۲۴ × ۷ × ۳ فٹ کا کمرہ موجود ہے - جس میں فرش اور دیواروں پر صرف ایک ہی بلوط کے درخت کی لکڑی لگی ہوئی ہے - کیلیپٹن پارک میں ایک بلوط کا درخت پارلیمنٹ روک کے نام سے موجود ہے - جو ۱۵۰۰ سو سال کا پرانا ہے - یہ باغ اس وقت سے پہلے موجود تھا جب نامینڈی والوں نے انگلستان کو فتح کیا اور اب وہ ڈیوک آف پورٹ لینڈ کی ملکیت میں داخل ہے - انہیں صاحب کا ایک اور بلوط تھا جو بلندی میں ویسٹ منسٹر ایبی سے بھی اونچا تھا - اس کا ڈیوک کی چھڑی مشہور تھا (ا ۔ ع)

امریکہ میں فلک نما عمارتیں

امریکہ کے شہر نیویارک میں جیسی بلند عمارتیں دیکھی جاتی ہیں ویسی دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتیں - یہ عمارتیں پتھر و اینٹ سے تعمیر نہیں کی گئی ہیں - بلکہ تختوں کو فولاد سے جکڑ بند کیا گیا ہے - ۲۵ سال ہوئے نیویارک میں ایک نو منزلہ مکان تعمیر کرنے کی تجویز پیش ہوئی تھی تو کمیٹی نے خطرہ کا نشان سمجھ کر اس کی منظوری نہیں دی - بعد میں بڑے بحث و مباحثہ کے قرار پایا کہ اچھا پتھر و اینٹ کے بجائے چوبی و آہنی مصالح سے عمارتیں تعمیر ہو سکیں گی - چنانچہ اب ۱۰۰۱۰ منزلوں کی ۱۷۹ عمارتیں ۱۱ منزلہ ۱۸۱ منزلہ ۴۱ منزلہ ۱۹۲ منزلہ ۱۳ منزلہ ۲۸۹-۱۴ منزلہ ۳۴- ۱۵ منزلہ ۱۲۰ -۱۶ منزلہ ۲۸ ۱۷ منزلہ ۳۱ ۱۸ منزلہ ۱۳-۱۹ منزلہ ۲۳-۱۲ منزلہ ۱۵- ۲۲ منزلہ -۱۱- ۲۳۰ منزلہ ۴ ۲۴-۳ منزلہ ۲ منزلہ -۴-۲۶ ۴ منزلہ -۴- ۲۷- منزلہ ۲-۳۱ منزلہ اور ۳۲ منزلہ کی ایک ایک عمارت ۳۳ منزل کی تین ۳۸-۴۱ - ۴۵ اور ۵۵ منزل کی ایک ایک عمارت ہے -

ریلوے میں کوئلہ اور تیل کے ایندھن کا مقابلہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں تیل اور کوئلہ کے ایندھن کی عمدگی کا مقابلہ کرنے کا سخت ارادہ کیا گیا ہے اور انجنوں میں تیل کے جلانے کے آلات لگا دیئے گئے ہیں اسباب کا اندازہ لگایا جارہا ہے کہ تیل کے جلانے میں کفایت ہے یا کوئیلے کے جلانے میں۔ اس تجربہ کے لئے کراچی اور رباڑ عیدن کے درمیان ہر ایک قسم کے تین تین انجن ڈاک گاڑیوں اور پسنجر ٹرینوں پر کام کر رہے ہیں حکم یہ ہے کہ ایک سال کامل تیل اور کوئیلہ سے انجن چلاکر دیکھے جائیں اور نتیجہ نکالا جائے کہ کم خرچ سے کون سے چلتے ہیں۔ اس تجربہ کا نتیجہ اگر لکڑی کے خلاف نکلا تو ضرور ہے کہ تیل کی قیمت بڑھ جائیگی۔ اور عام لوگوں کو تیل کے دام زیادہ دینے پڑیں گے۔ (راجپوت گزٹ)

نئی دہلی

نئی دہلی کے متعلق یہ خبر ہے کہ جو گاؤں نئی دہلی کے درمیان میں آگئے ہیں وہ اٹھائے جائیں گے۔ کچھ تو گاؤں کے گاؤں معاوضہ لیکر خالی ہوگئے۔ اور ابھی زیادہ تعداد باقی ہے جو خالی ہونگے چونکہ گاؤں خالی ہونے سے باشندوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کہ وہ کہاں جاکر آباد ہوں۔ اس لئے گورنمنٹ نے ازراہ مہربانی گاؤں والوں کے لئے گوڑ دکھینتر کے میدان میں جگہ تجویز کی ہے۔ اس کام کے لئے خاص طور سے ایک ڈپٹی کلکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب ضلع کرنال سے سپیشل ڈیوٹی پر تشریف لائے ہیں۔ آپ کی ڈیوٹی یہ ہے کہ ان گاؤں والوں کو لیکچر کے ذریعہ سے اسباب پر رضامند کرکے وہاں سے جاکر آباد کریں۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ حال میں ایک گاؤں میں آپ لیکچر ہوا تھا۔ جو بہت ہمدردانہ تھا۔ اُمید ہے کہ اب گاؤں والوں کو زیادہ تکلیف اُٹھانی نہ پڑے گی۔ کیونکہ وہاں گورنمنٹ زمین مفت دے گی (شانتی)

دل کی بات پوشیدہ نہ رہیگی

فرانس کے ایک موجد نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعہ تمام دلی جذبات اور خیالات کی تصویر اُتر آتی ہے۔ اس آلہ کے ذریعہ صرف ایک کاغذ سر پر رکھ دینے سے تھوڑی دیر کے بعد اس میں کئی خیالات کے عکس اُتر آتے ہیں۔ حیرت انگیز بات نہیں تو کیا ہے۔ (ر)

ایک اور ایجاد

حال ہی میں سیوجی نامی ایک سائنسدان نے کپاس کی پیداوار کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ اس طریقہ سے کپاس کا تخم ہر سال نہ بونا پڑیگا۔ بلکہ ایک بار کا بویا ہوا بیج کئی سال تک برابر پھلتا پھولتا رہیگا۔ اصول صرف یہ ہے کہ اس طریقہ سے کپاس کے پودے کیڑوں سے محفوظ رہینگے۔ اور ان کے قلم بھی لگائے جاسکینگے۔ چنانچہ اس وقت شمالی افریقہ میں اس تجربہ کے لئے تیاریاں ہورہی ہیں۔ (ر)

جاپان کے وزیر اعظم کا قول ہے کہ انگریزی زبان سے جو تصور اتک از حد معمور ہے۔ جاپانی زندگی پر اس قدر وسیع اور عمیق اثر کیا ہوا ہے کہ تعداد و شمار کے کسی نقشہ میں ایسا بیان پایا نہیں جاتا ہے اور کہ اس نے میری قوم پر نہ صرف ایسے عارضی طریقوں سے اثر کیا ہے جیسے کہ قانونی طور پر تو ار منانا بلکہ پولٹیکل نظم و نسق خاندانی اور مستورات کی حیثیت کے متعلق اُن کے اعلے تصورات پر بھی۔ یہی بات دراصل فارس ہندوستان ٹرکی اور چین وغیرہ کے بارے میں بھی صادق آتی ہے۔

مندرجہ ذیل ادویہ بارہا کے آزمودہ ہیں جو بلا کسی خوف و اندیشہ کے نفع کرتی ہیں

نزول کا بگاڑ

ہند میں سب سے زیادہ مختلف رنگوں میں یہ دکھ پیدا ہوتا ہے بڑھا جوان۔ عورت مرد پر اس کا حملہ ہوتا ہے چونکہ بوجہ حدت و شدت گرمی ہندیوں کے جسم پر شحم و لحم کم ہوتا ہے اسلئے یہ اندرونی و بیرونی اعضا اسکے حملہ سے متاثر ہوکر کمزور ہوجاتے ہیں بے وقت بوڑھا کردینا اس کا کام ہے بال سیاہ بے وقت سفید ہوجاتے ہیں۔ دانت مضبوط اس کے گرنے سے بیوقت حرکت کرنے لگ جاتے ہیں پیشش پر گرنے سے کھانسی خراش گلو ہوجاتی ہے۔ آنکھوں میں گرے تو آنکھیں دھندلی ہوجاتی ہیں اس دوا کے استعمال سے ضعف دماغ ضعف جسم دور ہوکر نزول نہیں اُترتا اور نزلہ کا مرض بار بار ہوتا ہے۔ قیمت ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

آنکھ گئی جہان گیا

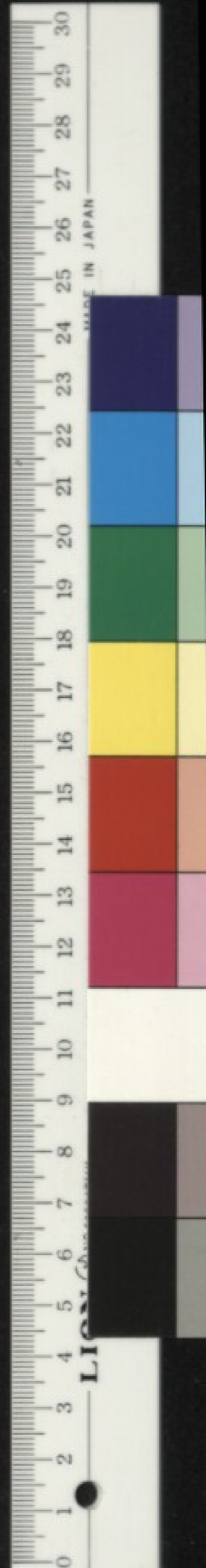
دنیا کے جاہ و جلال۔ انسانی کمال خداوند نہال۔ اندھا دیکھ نہیں سکتا۔ نابینا دوسروں کے سہارے گزر اوقات کرتا ہے اسلئے آنکی حفاظت ضروری کرنی چاہیے۔ اس سرمہ سے تمام دکھ آنکھ کے دور ہوتے ہیں۔ قیمت ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

دانت گئے سواد گیا

منہ میں دانت نہیں تو چہرہ کیسے بدنما ہوجاتا ہے۔ علاوہ بریں دانت پہلی مشین غذا کے ہے جو ہم کھاتے اس کو پیس کر درست کرکے قابل ہضم بناتا ہے۔ سارا دارومدار انہیں دانتوں پر موقوف ہے انکی درستگی کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس سفوف سے دانت کیڑا لگنے سے ہلنے سے مضبوط رہتے ہیں قیمت عہ

کھانسی ام الامراض ہے۔

سب دکھوں کی جان کھانسی ہے۔ کیونکہ پھیپھڑہ پر اس کا اثر ہوتا ہے جسکی درستی پر اُن کا زندہ رہنا موقوف ہو ہندوستان میں بوجہ خرابی و تبدیلات موسم و کثرت نزول سے کوئی بشر نہیں جو عمر بھر میں بیسیوں دفعہ مبتلا ہوا ہو۔ اس دوا کے استعمال سے



حالات جاپان اُردو	۲ر و ۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۱ پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۹ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقایق	۸ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۲ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳ پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳ پائی
سیر ہند	عہ	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
بچوں کی پرورش	ار	حیات پولوس	۴ر	اسماء الٰہی	۳ پائی
لیبوریٹری میتھڈ	ار	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳ پائی
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
دوسوال (ناستک تعلیم کا روا از روئے فلاسفی)	۳ر	موازنۂ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمدؐ	۳ پائی
سورج پرکاش	عہر و ۹ر مجلد ۱۲ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳ پائی
ملکہ آسترکا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	سچا اسلام	۳ پائی
ملکہ رت کا احوال ″	۶ر	تلاش حق اُردو رومن اُردو	۳ر و ۹ر	قرآن	۳ پائی
موسیٰ کا احوال ″	۶ر	دولت لازوال اُردو	۳ر – ۵ – ۸ر	یسوع مسیح	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
ویدک تصنیفات	ار	عزت بیشال اُردو	۳ر – ۵ – ۸ر	سورہ فاتحہ	۳ پائی
اصلاح تمدن	۵ر	″ رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
اصلاح زراعت	۱۰ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳ پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲ پائی	شادی کی بابت خیالات	ار	انصاف کا دن	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″	سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی	فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۱ پائی	صفائی کی ضرورت	۳ پائی	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گرسولڈ	ار
پرستش حیوانات	۳ پائی	دعوت اسلام	۱ پائی		
تیرتھ	۱ پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر		

پتہ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب
آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی

آج کل داد کے مرہم کا اشتہار بہت سے اخباروں میں آپ چھپتے دیکھتے ہوں گے لیکن اُن سے صرف خارشت دور ہوتی ہے لیکن آرام ہونا مشکل ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا

داد کا مرھم

ایک مرتبہ لگانے سے خارشت جاتی ہے اور دو تین مراتب کے لگانے سے داد جڑ سے چلا جاتا ہے۔ جب سب دوا کر کے تھک گئے ہوں تو اس کا بھی استعمال کیجئے اسمیں جلن نہیں ہے اور خوشبودار ہے قیمت ۱۲ فی ڈبیہ ڈاک محصول ۷ ڈبیہ تک ۵ ر۔ ۱۲ ڈبیہ ۶ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت

اسٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۷ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہرماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا ای پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک ہیں قیمت ۸ عہ گار +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ ۱۰ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر دسمبر ۱۹۱۲ء کے ۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

دستور العمل نُورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ... ۲ روپیہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ... ... ۲ روپیہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ... ۳ روپیہ

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ... ۳ روپیہ ۸

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عے
چوتھائی کالم	صہ	عے	للعہ
نصف کالم	عے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ـــہ	۱ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنا چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خطوط و نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے ہر مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۴ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف ۸ وطالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں ۲ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ دیگر کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اعلی درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے عہ کرونل لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری جے۔ سی۔ بیرونہ صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی براور زچھپا